ترکی افسانہ، روایت اورارتقاء

اشرف پریز/پروفیسر ڈاکٹر فہمیدہ تبسم

Abstract:

Like Arabic and Persian literatures, the literary tradition of Turkey has great literary features. It is consist of cultural and civilizational heritage of Great Outman Empire. All the genera of Turk literature are having rich literary background but short story distinguished it- self due to its special features. In this Urdu article, the tradition, background and evolution of Turk short story has been discussed and analyzed.

سلطنت عثمانیہ کے آخری دور سے لے کر جمہوریہ ترکیہ کے قیام تک ترکی میں مختلف سیاسی تحریکیں سرگرم رہی ہیں۔ ان میں عثمانیت،اسلامیت، مغربیت، ترکیت یاقومیت وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ان سب تحریکوں کے ترکی ادب پر گہرے اثرات مرتسم ہوئے۔ سیاسی سطح پررونما ہونے والی ان تحریکوں سے ادب کا متاثرہونا ایک لازمی جز تھا۔ سلطنت عثمانیہ کے آخری دور میں ترکی ادب پررومانوی اثرات غالب تھے۔ اس دور کے ترکی ادب میں ماحول،زبان اورموضوع کے حوالے سے عوامی عناصر کافقدان تھا۔اس دورکے افسانوں اورناولوں کے کردار زندگی کے اعلیٰ طبقوں سے ہوتے تھے۔یہ ناول اورافسانے تمام تر اونچے اونچے محلوں اوربڑی حویلیوں کے پس منظر میں لکھے جاتے تھے۔ جتنے بھی ادیب اوراہل قلم تھے استنبول شہرکے علاوہ کسی دوسرے شہر،قصبے یاگاؤں کوپس منظر کے طورپر اپنی کہانیوں کاپلاٹ نہ بناتے تھے۔ بقول کرنل مسعود اختر شیخ، یوں لگتا ہے جیسے سب ادیبوں کواستنبول کی چاردیواری میں قید کردیاگیا ہو۔ 1925ء تک استنبول کے علاوہ ترکی کے دیگر علاقوں کے بارے میں لکھنے والوں کی تعداد انگلیوں پرگنی جاسکتی ہے۔(1)

سلطنت عثمانیہ کے دور میں تعلیم محدود تھی۔قاری زیادہ تراونچے طبقے سے تعلق رکھتے تھے۔ ادب تک ہرکسی کی رسائی نہ تھی۔ اونچے طبقے کے لوگ سادہ زبان کی بجائے مشکل اور دقیق زبان کواستعمال کرنے میں اپنے لیے طرہ امتیاز خیال کرتے تھے چنانچہ اسی طرح افسانوں اورناول کی زبان بھی بتدریج مشکل اور پرپیچ ہوتی گئی کہ عام قاری کے لیے اسے سمجھنادشوار تھا۔ لہٰذا اس دقیق اورمشکل زبان نے ادیبوں اورعوام کے درمیان ایک خلاء پیدا کردیا چنانچہ عوام کے لیے اہل قلم کی بہترین تخلیقات سے استفادہ کرنا تقریباً ناممکن ہوچکاتھا۔

ملی ادبیات یاعہد تنظیمات کے ادب کی سب سے بڑی خوبی زبان کی سادگی ہے اس دور کے ادیب کی زبان عوام کی زبان ہے تحریری زبان کوسادگی کالبادہ پہناکر دانشوروں اورعوام کے درمیان اس خلاء کو پرکرنے کے لیے جن ترک ادیبوں نے اہم کرداراداکیا ہے ان میں عمرسیف الدین،عالی جانب، اورضیاء گو کالپ کانام ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتاہے۔ ان ادیبوں کی سعی مسلسل سے سادگی کایہ رحجان بیسویں صدی کے تقریباً تمام ترک ادب کاآئینہ ہے۔

موضوع کے اعتبار سے عثمانی دور رومانی ادب کادور کہلاتا ہے اکثرناول اور افسانے عشقیہ فضا میں لکھے گئے ہیں قومی مسائل پر لکھنا اہل قلم اپنے کسرِشان سمجھتے تھے۔ اس کے علاوہ دوسرا موضوع مذہب تھاجس پر لکھنا ممنوع کہلاتاتھا۔ لیکن جمہوریہ ترکیہ کے قیام کے بعد ارشاد نوری گن تیکن نے اپنے ناول سبزرات(Yesil Gece)میں اس موضوع پرقلم اٹھایاہے۔

آج کاترک ادیب کسی موضوع کوشجر ممنوعہ نہیں سمجھتا ہے۔ اس کامحیط استنبول اوراونچے طبقے کے امراء ورؤسا اوران کی عشق ومحبت کی داستان نہیں رہاوہ استنبول کے محلوں اورحویلیوں کی چاردیواری کی قید سے آزاد ہوکرملک کے ہرگوشے کی عوام کاترجمان بن چکا ہے۔

ترکی ادب میں ناول اورافسانہ لکھنے کاآغاز انیسویں صدی عیسوی میں ایک خاص تحریک سے ہوا جسے "عہدِ تنظیمات" کانام دیاجاتا ہے۔(2) اس تحریک بدولت ترکی ادب میں انقلابی تبدیلیاں رونما ہوئیں اورجدید اصناف وجود میں آئیں۔ مغرب سے یورپی ادب کے تراجم ترکی ادب میں ہونے لگے۔ چنانچہ ترکی مختصرکہانی یاافسانے کاآغاز انگریزی اورفرانسیسی تراجم سے ہوا کیونکہ انگریزی اورفرانسیسی میں مختصر افسانہ اٹھارویں صدی میں لکھاجانے لگا چنانچہ اردو ادب کی طرح ترکی ادب میں بھی پہلے ناول اوربعد میں مختصرافسانے کارواج ہوا۔

بقول ڈاکٹر اے بی اشرف:

> "ترکی ادب میں مختصرافسانے کی روایت اردو افسانے کی روایت کے متوازی چلتی ہوئی دکھائی دیتی ہے گویاوقت اورزمانے کے لحاظ سے ہم عصر اورہم عمر ہیں جس طرح اردو میں مختصرافسانے کی روایت کی داغ بیل بیسویں صدی کے شروع میں ہوئی اسی طرح ترکی میں مختصرکہانی کی روایت کاآغاز بھی کم وبیش اسی زمانے میں ہوا۔جس طرح اردوادب کی تاریخ میں پریم چند سے لے کرخالدہ حسین تک افسانہ ارتقائی منازل طے کرتادکھائی دیتاہے اسی طرح ترکی افسانے میں عمر سیف الدین سے لے کر فیروزاں تک بلحاظ موضوع اورفن ایک ارتقائی صورت دکھائی دیتی ہے۔"(3)

جیساکہ پہلے لکھاجاچکا ہے کہ عثمانی عہد میں ادب ایک خاص طبقے تک محدود تھا۔ موضوعات محدود تھے لیکن انیسویں صدی کے ترکی ادب میں خاص کر افسانہ اورناول کے موضوعات میں ایک تنوع پایاجاتا ہے چونکہ ہماراموضوع صرف افسانے تک محدود ہے اس لیے ہماری تحقیق وتنقید افسانے تک محدود ہے۔ترکی میں افسانہ نگاری کودوادوار میں تقسیم کیاجاتا ہے پہلادور1900ء سے شروع ہوتاہے جس کوملی ادبیات(Milli Edebyat)کے نام سے منسوب کیاجاتاہے۔ جس کے نمائندہ افسانہ نگاروں میں سمیع پاشازادے سنرائی Sami Pasazade) (Seziتا عمرسیف الدین(Omer Seyfettin)محمدوح شوکت اسندال (MemduhSevketesendil)خالدہ ادیب ادی وار(Haldedibadivar)رشاد نوری گن تیکن(NuriGuntekini)،یعقوب قادری فراعثمان اوغلو (YakupKadriKaraosmanoglu) رفیق خالد کرائی (RefikhaldKaray)ارجمنداکرم تالو(ErcumentEkramTalu)تا صلاح الدین انیس (Salah din)عثمان جمیل کراگلی (Osman CemilKargili) جلال الدینCelalettinپیامی صفا (PeyamiSafa) خالق ارناس بالکچیسی HalikArnasbalikÇisi)تا مہتات جمال کنستائے (MehtatCemalKuntay)محمود یشار (MehmutYesar) (4)

ان افسانہ نگاروں کے ہاں آغاز میں مذہب، شاہی خاندان کے رہن سہن، شاہانہ زندگی اوراصلاحی موضوعات زیربحث رہے؛ ان کی زبان پیچیدہ تھی۔ چونکہ اس وقت ترکی میں ترکی عثمانی رسم الخط رائج تھا اورترکی میں خلافت قائم تھی اس لیے ابتداء میں نثرنگار سلطان کے محل کے ساتھ وابستہ تھے زبان ایک خاص طبقے کی تھی اور قاری بھی ایک محدود طبقہ تھا اس لیے موضوعات عوامی ہونے کی بجائے خواص سے تعلق رکھتے تھے۔لیکن1910ء کے بعدادیبوں نے عوامی مسائل اورعام آدمی کودرپیش مسائل کوموضوع بناناشروع کردیا جس سے حقیقت پسندی کی طرف رحجان ہوا۔ اوردوسرے دور کے آغاز کے ساتھ ہی موضوعات یکسربدل گئے۔

ترکی میں افسانہ نگاری کادوسرا دور1923-1956تک کاہے۔ جیسے جمہوری دور (Cumhuriyetdönemi) کانام دیاجاتاہے ایک خاص اہمیت کاحامل ہے۔ بلکہ اس سے ترکی کاجدید ادب شروع ہوتاہے۔ اس دور میں عالمی سیاسی حالات میں اتارچڑھاؤ دیکھا گیا؛یعنی پہلی جنگ عظیم ترکی کاجرمنی کے ساتھ اتحاد، جرمنی کے اتحادیوں کی شکست اورترکی میں خلافت کاخاتمہ،اتاترک کاترکیہ جمہوریہ کااقتدار سنبھالنا، وغیرہ اہم واقعات کی صورت میں ظہور پذیر ہوئے۔ ان سیاسی اور سماجی حالات نے ادیبوں کوبھی متاثر کیا اورادب میں ایک خاص رحجان پیداہوا۔ جیسے جمہوری ادب کانام دیاگیا۔ اس دور کے اثرات شاعری اورنثر دونوں نے قبول کیے ادیبوں نے اس سے متاثرہوکر ادب تخلیق کیا۔ اتاترک مصطفی کمال نے اقتدار سنبھالنے کے بعد بہت سے شعبوں میں اصلاحات کی سب سے بڑی تبدیلی یہ تھی کہ ترکی زبان کے پرانے عثمانی رسم الخط کوتبدیل کرکے رومن رسم الخط میں تبدیل کردیاگیا اورزبان میں اصلاحات کرکے فارسی اورعربی کے ہزاروں الفاظ کوترک کرکے ان کی جگہ نئے ترکی الفاظ رائج کردیئے جس سے زبان کے لسانی ڈھانچے میں بہت بڑی تبدیلی واقع ہوئی۔

اس دور کے افسانہ نگاروں کے ہاں دوطرح کے متوازی موضوعات سامنے آتے ہیں ایک وہ جوخلافت کے ساتھ جڑے ہوئے تھے جوکسی بھی صورت میں خلافت کاخاتمہ نہیں چاہتے تھے دوسرے وہ جوترکیہ جمہوریہ اوراتاترک کے پیروکار تھے آزادی کے خواہاں تھے چنانچہ نتیجہ یہ نکلا کہ خلافت کے حامی ادیبوں کے قلم پرپابندی لگادی گئی اورآزادی کے متوالے ادیبوں کواظہاررائے کی آزادی دے دی گئی۔

جمہوری دورکے افسانوں کے موضوعات جذبہ آزادی، آزادی کے حصول میں دی جانے والی قربنوں کے علاوہ ترکی کے دیہاتی علاقوں کے مسائل عوام کی روزمرہ کی زندگی میں پیش آنے والے مسائل وغیرہ پر قلم فرسائی کی گئی۔ زبان وبیان میں سادگی، سادہ اسلوب اورعوامی زبان کواستعمال کیاگیا جس سے عام طبقے کی رسائی ادب تک ہوئی۔ اورحقیقت نگاری کاپہلو خاص کرسامنے آیا جو اس دور کے سبھی افسانہ نگاروں کے ہاں دیکھاجاسکتا ہے۔

جمہوری دور کے افسانہ نگاروں نے عثمانی روایت کو توڑا اورایک نئے افسانے کی بنیاد رکھی۔ان افسانہ نگاروں نے موضوع،ہیت اوراسلوب کی سطح پر ترکی افسانے کوایک جدیدنہج پر گامزن کیا۔انہوں نے ادب میں سادگی اور حقیقت نگاری کی روایت کاآغاز کیا۔موضوع کی سادگی کے ساتھ ساتھ اسلوب اورزبان وبیان میں سادگی کی روش کو رواج دیا۔ اس دور کے افسانہ نگاروں کے ہاں مشرقی روایت کاعکس جرات ومردانگی اورعزت نفس کے جذبوں کی ایک مکمل عکاسی ملتی ہے اورعوامی زندگی اورعوامی روایت سے ایک گہری وابستگی کااحساس ملتاہے۔ دیہی زندگی، عام لوگوں کے رہن سہن کھیتوں میں کام کرنے والے جفاکشوں، ماہی گیروں اورترکوں کی بے مثال قربانیاں، آزادی کے جذبہ شجاعت اورجانفروشی اورہمت ومردانگی کی ایک بھرپور عکاسی ملتی ہے جوان افسانہ نگاروں سے پہلے بالکل مفقود تھی ایک عام کاری کی رسائی ان کے افسانوں تک ہوتی ہے۔

ترکی افسانوں کے موضوعات اردوافسانے کے موضوعات سے کافی مماثلت رکھتے ہیں۔اس دورکے نمائندہ افسانہ نگاروں میں صبا الدین علیSabahattin Aliان کی کہانیوں میں اناطولیہ کے گاؤں اوردیہاتی زندگی کے پرورد پہلوؤں کو موضوع بنایاہے ان کا طر ز تحریر نہایت سادہ اورحقیقت پسندانہ ہے۔ سعید فائقSaitFaikصمد آغا اوغلو(Sameogulu) ضیاء عثمان (Ziyaosman)کمال طاہر (Kemal Tahir) الہان تاروس (ilhantarus)کمال بل بشار (kemalBilbasar)صمیم کوجاگوز(SamimKocagoz) اورحان کمال (Orhan Kemal)عزیز ندسن(Aziz Nesin) خالدون تانیر (HaldunTanir)اوکتائی اکبال (OktayAkbal)یشار کمال (Yasar Kemal)فقیر بیکورت (Fakir baykurt)ناظم

حکمت (Nazimhikmet)نجیب فاضل (Ncipfazil) بیکر بلدز (Bekiryildiz)طارق بغراTarikBugraراسم اوزدیں اورین(rasimozdenoren) درالی یلماز(Durl, Yalmaz) (5)

ان افسانہ نگاروں نے ترکی افسانے کوعالمی سطح پر اجاگرکیا اورترکی افسانہ ایک مضبوط روایت کادرجہ حاصل کرچکا ہے۔ ترکی افسانہ نگاروں نے گوناگوں متنوع اورحیات افروز مشاہدات کاوسیلہ بناکراس صنف کی موثریت اوراہمیت کی توثیق کردی ہے۔

اس کے علاوہ ترکی افسانہ نگاروں نے مغربی اثرات بھی قبول کیے اس بڑی وجہ یہ ہے کہ ترکی جغرافیائی لحاظ سے یورپ کے ساتھ منسلک ہے اس لیے بہت سے ادیب ترکی کے علاوہ دوسری مغربی زبانوں جرمن،فرانسیسی، انگریزی ہسپانوی، یونانی پربھی عبور رکھتے تھے جن کی وجہ سے ان زبانوں کاادب ترکی میں ترجمہ ہوناناگزیر تھا خصوصاً افسانہ اورناول پرمغرب اثرات موضوعات اورتکنیک کے حوالے سے بہت گہرے ہیں۔ مثلاً رفیق خالد کرائی شروع میں موپاسا کے زیراثررہے ان کے علاوہ کئی افسانہ نگاروں نے تراجم کی ایک طویل کھیپ ترکی میں منتقل کی ہے جس سے ترکی افسانہ میں ہیئت، موضوع اورتکنیک کی سطح پر اثرقبول کرتانظرآتا ہے۔

ایک اورموضوع جوترکی افسانے کااہم رہا ہے وہ ہے طنزومزاح اس میدان کے سب سے بڑے کھلاڑی عزیز نہ س(Aziz Nesin)ہیں انہوں نے اَسی(80) سے زیادہ کتب تحریر کیں ان کے افسانوں میں مزاح کی ایک عمدہ مثال ملتی ہے ان کی طنز کانشانہ سرکار بھی بنتی ہے اورشاعر ادیب بھی۔

الغرض ترکی افسانے میں اتنی کشش تھی کہ اسے اردو میں ترجمہ کیاگیاہے ترکی افسانے ہردور میں ادب کی اہم ضرورت رہاہے جس نے زندگی کے ہرپہلو کی عکاسی کی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ترکی افسانہ ہردور میں موضوعات کی سطح پرارتقا پاتانظرآتا ہے اوراس کی ترکی ادب میں ایک طویل روایت موجود ہے جوترکی ادب کوعالمی سطح پر مہمیز کرتی ہے۔

حوالہ جات:

(۱) *رکی میں اردو* از کرنل مسعود اختر شیخ، مقتدرہ اردو اسلام آباد 1992 ، ص 4

(۲) *ترکی اورترک* ازثروت صولت،اسلامک پبلی کیشنز لاہور،1989ء،ص345

(۳) *ایک عورت* ازڈاکٹر نثاراحمد اسرار، سنگ میل پبلی کیشنزلاہور، دیباچہ،ص10

(4) *Türk Edebiyatinda Hikaye ve Roman* by, Cevdet Kudret, InkilapKitab Evi, Istanbul 1987, Page no.13

(۵) ایضاً ، ص۸۱